روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۱۳ صفر ۱۴۱۲ھ، ۲۴ ظہور ۱۳۷۰ ہش، ۲۴ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل علم کلام الٰہی ہے

(اے میرے رب میرے علم کو بڑھا) کی دعا کے بارے میں فرمایا:

"جماعت کو اس قرآنی دعا سے استفادہ کرنا چاہیئے اور ہمارے طالب علموں کو خاص طور پر اس دعا کو جو چھوٹی سی دعا ہے ایک چھوٹا سا فقرہ ہے (اے میرے رب میرے علم کو بڑھا) اس کو پڑھتے رہنا چاہیئے۔ اسکے نتیجہ میں ان کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول ہوتی رہنی چاہیئے کہ اصل علم کلام الٰہی ہے۔ دوسرا دنیا کا جو علم ہے وہ ثانوی علم ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کی محبت اور دُنیا اور دُنیا کی چیزوں کی محبت کی رگڑ سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دُور ہو جاتا اور ہر قسم کی بیقراری کا شکار ہو جاتا ہے لیکن جب کہ دُنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو۔ اُس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نُور بھر دیا جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اُس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اس حالت پر پہنچ کر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے۔ اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں اُس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اُس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دُنیا داروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل یہی بات ہے کہ اس ہمّ و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذّت لیتا ہے جو کسی دُنیا دار کی نظر میں بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۱، ۳۷۲)

حقیقی رفعتیں عجز سے حاصل ہوتی ہیں تکبّر سے نہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جب تک کوئی انسان اپنے آپ کو بڑا سمجھ رہا ہے اور ساتھ ٹیڑھا بھی ہے اور یہ دونوں چیزیں تکبّر میں اکٹھی چلتی ہیں

اس وقت تک اس کے لئے کوئی نجات نہیں ہے لیکن یہ فرمایا کہ یہ ممکن ہے کہ تمہارے تکبّر دُور ہو جائیں۔ یہ ممکن ہے کہ تمہاری کجیاں درست ہو

جائیں اور تم سیدھے ہو جاؤ۔ اس لئے مایوسی کا پیغام نہیں ہے بلکہ اُمید کا پیغام ہے مشکل کام ہے۔ تمہیں بہت محنت کرنی پڑے گی۔۔۔ بہت مشقت کی راہ اختیار کرنی پڑے گی لیکن اگر کرو گے تو۔۔۔۔ اے انسان! تجھے یہ پیغام ہے کہ تو ضرور خدا کو پالے گا۔ جنت تجھ پر حرام نہیں ہوئی ہے مگر جنت کی راہ بتائی جا رہی ہے کہ وہ کیسی مشکل راہ ہے۔ اپنے نفس کے تکبّر کو توڑ دو۔ اس کی کجیوں کو دُرست کرو۔ پھر تم ضرور اس راہ پر بانی مدیہ

فری کوچنگ کلاس

مریم گرلز مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں کلاس وَن سے لے کر ایف اے / ایف ایس سی تک کے بچیوں کے لئے فری کوچنگ کلاس کا انتظام کیا گیا ہے۔ کلاسیں جاری ہیں طلبہ زیادہ سے زیادہ اس سے مستفید ہوں۔ (نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم اے / ایم ایس سی، فارمیسی اور بی ایڈ میں داخلے شروع ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲ ستمبر ۱۹۹۱ء ہے۔ داخلہ کے خواہشمند احمدی طلبہ مزید راہنمائی کے لئے فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

○ — مکرم عبدالخالق نیر صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۴ مئی ۱۹۹۱ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "امۃ الناصر" عطا فرمایا ہے۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ مکرمہ فرحت ہاشمی صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد ہاشمی صاحب اسلام آباد نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اپلائیڈ سائیکالوجی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ کی بیش از بیش کامیابیوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ ظہور ۱۳۷۰ ہش — ۲۴ اگست ۱۹۹۱ء

سوءِ ظن بُری بات ہے

جس طرح اچھے اور بُرے کام میں ایک یہ فرق ہے کہ صحیح طریق پر کیا جائے تو اچھا کام اور غلط طریق پر کیا جائے تو بُرا کام۔ مثلاً کما کر روپیہ حاصل کیا جائے تو یہ اچھا کام اور چُرا کر روپیہ حاصل کیا جائے تو یہ بُرا کام۔ یا زبان سے اچھی باتیں کہی جائیں تو اچھی بات اور اسی زبان سے بُری باتیں کہی جائیں تو بُری بات۔ اسی طرح سوچنے کا عمل ہے۔ یا جسے ظن کہتے ہیں۔ اچھا سوچیں تو اچھی بات اور بُرا سوچیں تو بُری بات۔ حُسنِ ظنی اور بدظنی کی بھی یہی صورت ہے۔ سوچنا تو انسان کو پڑتا ہی ہے بلکہ بغیر ارادے کے بھی وہ سوچتا ہے۔ اس کے بغیر گذارہ ہی نہیں۔ لیکن اچھی بات سوچے تو حُسنِ ظن اور بری بات سوچے تو بدظنی۔

حضرت امام جماعت الاوّل۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں۔ یاد رکھو کہ سوءِ ظن (بدظنی) بُری چیز ہے اس سے بہت بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں غیبت اور دروغ گوئی یہ اسی سوءِ ظنی سے پیدا ہوتی ہیں اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے (خبردار ظن سے بچو کیونکہ ظن سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوتی ہے) سوءِ ظن سے انسان بہت جھوٹا ہو جاتا ہے اور ظنون بجائے خود بھی جھوٹے ہوتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ اس جھوٹ اور بدظنی سے بڑی ٹھوکریں لگتی ہیں۔ اور انسان ہلاک ہو جاتا ہے اس سے بچو، پھر بچو اور پھر بچو۔

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ سوچنا تو انسان کو پڑتا ہے بلکہ بغیر ارادہ کے بھی وہ سوچتا ہے لیکن ہم اچھی باتیں سوچیں تو بہت سی برائیوں اور بہت سے نقصانات سے بچ جائیں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ہر شخص کو نیک اور اچھا جانو جب تک یہ بات واضح اور ثابت نہ ہو جائے کہ وہ نیک نہیں ہے۔ یا اس کی نیت برائی کی طرف مائل ہے اور آپ کو یا کسی اور کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔

آپ نے ایک شخص کو اپنی طرف آتے دیکھا اور سمجھا کہ وہ حملہ کرنے آ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ ہمدردی کے لئے آ رہا ہو۔ جب تک اس سے کوئی ایسے آثار ظاہر نہ ہوں جن سے واضح ہو کہ اس کی نیت خراب ہے بہتر یہ ہے کہ اس کو اچھی نیت سے آنے والا شخص سمجھیں۔ ہر ملک میں، ہر قوم میں اور ہر مذہب میں ایک دوسرے سے ملنے پر سلام کرنے کا جو رواج ہے وہ بھی اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اپنی نیک نیتی کا اظہار کرو اور دوسرے کی نیک نیتی پر اعتماد کرو جب تک کہ دوسرے کی طرف سے کوئی ایسی بات نہ ظاہر ہو جائے جو امن و سلامتی کے پیغام سے مغائرت رکھتی ہو۔

ہم سب کی سلامتی اسی بات سے وابستہ ہے کہ حُسنِ ظن سے کام لیں اور بدظنی کو غیبت، جھوٹ اور دروغ گوئی کا پیش خیمہ سمجھتے ہوئے ترک کریں۔

اچھا سوچیں، اچھا بولیں اور اچھا کریں۔ یہی سب سے بہتر طریق ہے۔

دیکھ اور بار بار دیکھ مجھے
میرا کردار ہے مرا معیار
اپنے کردار سے نہ ماپ مجھے
تجھ کو کر دے گا یہ ذلیل و خوار

——— ابوالاقبال

قافلے کی راہ کی دیوار گرتی جائے گی
ٹھوکریں لگنے سے منزل اور بھی پاس آئے گی

گردشِ چرخِ کہن کی گود میں پلتے ہیں ہم
یہ زمیں زنجیر کیسے پاؤں میں پہنائے گی

اپنی آنکھیں موند بھی لیں تو نظر آتے ہو تم
کس کی سازش دل کی تصویروں کو اب دھندلائے گی

جاگزیں دل کے نہاں خانے میں ہے آوازِ دوست
دوست کی موجودگی اِک روز دل بہلائے گی

غم سے یوں پالا پڑا بدلے ہوئے حالات میں
آنسوؤں کی مسکراہٹ پھول پھل برسائے گی

تم سمجھتے ہو تمہارا شور و غل ہے کارگر
میری تو اِک جنبشِ لب ہی بہت کام آئے گی

سردخانے میں پڑا رہ جائے گا ان کا عمل
اور میری گفتگو بھی قلب و جاں گرمائے گی

بات بتلانے کی ہے اور میں بتاتا جاؤں گا
ہے جہاں بھی ریت کی دیوار ڈھیتی جائے گی

اپنے گلشن کی ہر اِک ڈالی پہ کھل اٹھیں گے پھول
اور کسی کے باغ کی ہر اِک کلی مرجھائے گی

آج وہ جس بات پر دیتے ہیں اک دوجے کو داد
کل اسے خلقِ خدا سُن کر بہت شرمائے گی

موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھو نسیم
مر بھی جاؤ گے تو تم پر زندگی اترائے گی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

ایک دفعہ میں امام جماعت الاوّل اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ایک خط پڑھ رہے تھے۔ آپ خط پڑھتے پڑھتے ہنس پڑے اور فرمایا۔ میاں ذرا یہ خط پڑھو۔ اور خط میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے خط پڑھا تو دیکھا کہ وہ واقعہ میں ایک لطیفہ تھا۔ وہ خط ایک طالبعلم کی نانی کی طرف سے لکھا ہوا تھا۔ لڑکا بورڈنگ میں رہتا تھا تو اس نے خیال کیا کہ میرے والد قادیان سے محبت رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے یہاں داخل کیا ہے۔ اگر میں نے اپنے باپ کو قادیان کے ماحول کے خلاف کوئی بات لکھی تو وہ یقین نہیں کریں گے۔ نانی کو مجھ سے زیادہ محبت ہے اسے میں لکھوں تو وہ میری بات مان لیں گی چنانچہ اس نے اپنی نانی کو لکھا کہ مجھے یہاں ایک پنجرے میں بند کر دیا گیا ہے اور جس طرح پنجرے میں بند کئے ہوئے جانور کو وہیں کھانا اور پانی مہیا کر دیا جاتا ہے۔ اور اسے پیشاب اور پاخانہ بھی پنجرے میں ہی کرنا پڑتا ہے اسی طرح مجھے بھی پیشاب اور پاخانہ پنجرے میں ہی کرنا پڑتا ہے اور اسی میں مجھے کچھ کھانے پینے کو دے دیا جاتا ہے۔ اگر کچھ عرصے تک میری یہی حالت رہی تو میں مر جاؤں گا خدا کے لئے مجھے یہاں سے جلدی لے جاؤ۔

نانی کو چونکہ نواسے سے محبت تھی اس لئے اس نے حضرت امام جماعت الاوّل کو لکھا کہ میرے نواسے کا خیال رکھا جائے اور اسے قید سے جلد رہا کیا جائے۔ اتفاقاً وہ لڑکا بھی اس وقت پاس ہی بیٹھا تھا۔ حضرت امام جماعت الاوّل فرمانے لگے۔ میاں یہ خط پڑھ لو اور اس لڑکے سے پوچھو کہ وہ پنجرہ کہاں ہے جس میں تم بند رہتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا میں چونکہ اداس ہو گیا تھا اور یہاں سے واپس جانا چاہتا تھا۔ مجھے علم تھا۔ باپ میری بات نہیں مانے گا اس لئے میں نے چاہا کہ نانی کو ڈراؤں شاید کام بن جائے۔

پس تم اپنی اصلاح کرو اور اپنا رویہ تبدیل کرو۔ خصوصاً خدام الاحمدیہ سے میں کہتا ہوں کہ وہ خود بھی محنت کی عادت ڈالے اور دوسروں کو بھی محنت کی عادت ڈلوائیں پھر اساتذہ کا بھی فرض ہے کہ وہ قوم کے بچوں میں محنت کی عادت پیدا کریں۔ یہاں یہ رسم ہے کہ ہر کارکن یہ سمجھتا ہے کہ فلاں کام فلاں شخص کر دے گا۔ اور کوئی شخص کسی کام کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لیتا۔ اور جب پکڑا جاتا ہے تو ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ میرا قصور ہے۔ میرا اپنا ایک عزیز ہے جو مہر کاموں پر مقرر ہے۔ اس سے جب بھی دریافت کرو یہی کہتا ہے کہ میں نے تو یہ کام کیا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا ہو گیا ہے۔ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ گویا خدا تعالیٰ سب اچھے کام بھول گیا ہے۔ اب اس کا صرف اتنا ہی کام رہ گیا ہے کہ تمہارے کاموں کو خراب کرتا ہے تم یہ گندگی اپنے ذہن سے نکالو۔ جب تم یہ گندگی اپنے ذہن سے نکال دو گے تو تمہارے اندر نئی زندگی نئی روح اور بیداری پیدا ہو جائے گی۔

یورپ والوں کو دیکھ لو ان میں جب کوئی پکڑا جاتا ہے تو وہ فوراً اپنے قصور کا اقرار کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں سزا کا مستحق ہوں مجھے بے شک سزا دی جائے لیکن ہمارے ہاں اگر کوئی پکڑا جاتا ہے تو کہتا ہے میرا اس میں کوئی قصور نہیں۔ میں نے پوری محنت کی تھی نتیجہ خدا کے اختیار میں تھا اور جب اسے کوئی سزا دو گے تو فوراً دس آدمی آ جائیں گے اور کہیں گے اس پر رحم کریں۔

خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ اس قسم کی آوارگیوں کو خواہ وہ دماغی ہوں یا جسمانی روکیں اور دور کریں۔ کھیلنا آوارگی میں داخل نہیں ایک دفعہ مجھے رویا میں بتایا گیا ایک شخص نے خواب ہی میں مجھے کہا کہ فلاں شخص ورزش کر کے وقت ضائع کر دیتا ہے۔ اور میں رویا میں ہی اسے جواب دیتا ہوں کہ یہ وقت کا ضیاع نہیں۔ جب کوئی اپنے قویٰ کا خیال نہیں رکھتا۔ تو دینی خدمات میں پوری طرح حصہ نہیں لے سکتا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے سبق دیا تھا کیونکہ مجھے ورزش کا خیال نہیں تھا۔ تو ورزش بھی کام ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مونگریاں اور مگدر پھیرا کرتے تھے۔ بلکہ وفات سے سال دو سال قبل مجھے فرمایا کہ کہیں سے مونگریاں تلاش کرو جسم میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ میں نے کسی سے لا کر دیں۔ اور آپ انہیں کچھ دن پھراتے رہے بلکہ مجھے بھی بتاتے تھے کہ اس اس رنگ میں اگر پھیری جائیں تو زیادہ مفید ہیں

پس ورزش انسان کے کاموں کا حصہ ہے ہاں گلیوں میں بیکار پھرنا۔ بیکار بیٹھے باتیں کرنا اور بحثیں کرنا آوارگی ہے۔ اور ان کا انسداد خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ اگر تم لوگ دنیا کو وعظ کرتے پھرو لیکن احمدی بچے آوارہ پھرتے رہیں تو تمہاری سب کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ پس تمہارا فرض ہے کہ ان باتوں کو روکو۔ دکانوں پر بیٹھ کر وقت ضائع کرنے والوں کو منع کرو۔ اور کوئی نہ مانے تو اس کے ماں باپ استادوں کو اور محلے کے افسروں کو رپورٹ کرو کہ فلاں شخص آوارہ پھرتا یا فارغ بیٹھ کر وقت ضائع کرتا ہے۔ پہلے پہل لوگ تمہیں گالیاں دیں گے برا بھلا کہیں گے اور کہیں گے کہ آ گئے ہیں خدائی فوجدار۔ اور طنزیہ رنگ میں کہیں گے کہ پکے احمدی تو یہ ہیں۔ ہم تو یونہی ہیں۔ مگر آخر وہ اپنی اصلاح پر مجبور ہوں گے۔ اور پھر تمہیں دعائیں دیں گے جیسا کہ میں نے بتایا ہے جن لوگوں نے میری تربیت میں حصہ لیا اور کوئی اچھی بات بتائی جب بھی وہ یاد آتی ہے میرے دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ پس آوارگی کو مٹانا بھی خدام الاحمدیہ کے فرائض میں سے ہے۔

ہماری تاریخ

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی حیات طیبہ پر ایک نظر۔

مرتبہ شیخ خورشید احمد صاحب

ولادت باسعادت	۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء
قرآن مجید ختم کرنے پر مبارک تقریب	۷ جون ۱۸۹۷ء
تعلیم الاسلام سکول میں داخلہ	۱۸۹۸ء
حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دستِ مبارک پر بیعت	۱۸۹۸ء
انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد	۱۹۰۰ء
میٹرک کے امتحان میں شرکت	۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء
مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں شمولیت	جنوری ۱۹۰۶ء
رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء	مارچ ۱۹۰۶ء
پہلی پبلک تقریر	۱۹۰۶ء
حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وصال پر آپ کا تاریخی عہد	۲۶ مئی ۱۹۰۸ء
مجلس انصار اللہ کا قیام	۱۹۱۱ء
اخبار الفضل کا اجراء	جون ۱۹۱۳ء
قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کی حیثیت سے بابرکت عہد کا آغاز	۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء
درس القرآن کا آغاز	۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء
پہلی مجلس شوریٰ	۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء
لندن میں احمدیہ مشن کا قیام	اپریل ۱۹۱۴ء
سیلون اور ماریشس میں دعوت الی اللہ	۱۹۱۵ء
مینارہ کی تکمیل	دسمبر ۱۹۱۶ء
قرآن مجید کے پہلے پارہ کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت	۱۹۱۶ء
دنیا کے ۱۸ حکمرانوں کو دعوت الی اللہ	۱۹۱۸ء
نظارتوں کے نظام کا قیام	۱۹۱۹ء
امریکہ اور افریقہ میں دعوت الی اللہ کا آغاز	۱۹۲۱ء
مجلس مشاورت کا باقاعدہ آغاز	۱۹۲۲ء
احمدی مستورات کی لجنہ اماء اللہ کے نام سے تنظیم	۱۹۲۳ء
بیت اقصیٰ قادیان کی توسیع	۱۹۲۳ء
یوپی کے علاقہ ملکانہ میں شدھی کے فتنہ کا سدِ باب	۱۹۲۴ء
پہلا سفرِ یورپ اور لندن میں بیت الفضل کی بنیاد	۱۹۲۴ء
محکمہ قضاء کا اجراء	۱۹۲۵ء
انڈونیشیا میں احمدیہ مشن کا قیام	۱۹۲۵ء
احمدی مستورات کے جلسہ سالانہ کا آغاز اور رسالہ مصباح کا اجراء	۱۹۲۶ء
مسلمانانِ ہند کی سیاسی اور اقتصادی بہبود کے لئے نمایاں مساعی	۱۹۲۷ء ۔ ۱۹۲۸ء
نصرت گرلز سکول کا اجراء اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا آغاز	۱۹۲۸ء
آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام اور اسکی صدارت	۱۹۳۱ء
تحریکِ جدید کا آغاز	۱۹۳۴ء
مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام	۱۹۳۸ء
قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی کی سلور جوبلی کی عظیم الشان تقریب	۱۹۳۹ء
ہجری شمسی تقویم کا آغاز	۱۹۴۰ء
تعلیم الاسلام کالج کا قیام	۱۹۴۴ء
یورپ اور دیگر ممالک میں وسیع پیمانے پر دعوت الی اللہ کرنے کی غرض سے مربیوں کے وفد کی روانگی	۱۹۴۵ء
فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام	۱۹۴۶ء
دنیا کی آٹھ مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی تکمیل کا اعلان	۱۹۴۶ء

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی

ہمارے واجب الاحترام بھائی حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب ان خوش بخت انسانوں میں سے ایک ہیں جنہیں سالہا سال تک اپنے اہل و عیال اور وطن سے دور خدمتِ دین بجالانے کی توفیق نصیب ہوئی۔ انہوں نے اپنی ان قربانیوں کو اپنی خوش نصیبی سمجھا اور وہ ہمیشہ اپنی خوش بختی پر نازاں رہے۔ گذشتہ ماہ عید الفطر سے قبل میں نے قادیان میں ہی اخویم مکرم حضرت مولوی صاحب موصوف کی وفات کی خبر سنی جس سے دل کو بہت صدمہ ہوا۔ مگر جوں جوں اس واقعہ پر غور کرتا رہا اس میں انفرادی اور جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں نظر آئیں بار بار خیال آتا کہ ہمارے اس جواں ہمت بھائی کی کس قدر اولوالعزمی تھی اور وہ قربانیوں کے میدان میں کس قدر سبقت لے جانے والا انسان تھا۔ مولوی صاحب موصوف اپنے ابتدائی ایام سے ایک باہمت اور حوصلہ مند احمدی مربی تھے۔ میں انہیں ابتداء سے جانتا ہوں اور ان کے جوش اور جذبات قربانی کو ہمیشہ رشک بھری نگاہ سے دیکھتا رہا ہوں انہوں نے ربع صدی سے زیادہ عرصہ خدمتِ دین کے لئے مغربی افریقہ میں گذارا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ جب میں فلسطین میں تھا اور میں نے رسالہ البشریٰ جاری کیا۔ تو جناب مولوی صاحب موصوف نے اس پر بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور لکھا کہ آپ نے اس رسالہ کے ذریعہ سلسلہ کی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ مغربی افریقہ میں عربی سمجھنے والے اور بولنے والے پائے جاتے ہیں۔ ان کے لئے ہمیشہ مولوی صاحب ایک خاصی تعداد میں رسالہ البشریٰ اور دوسرے عربی ٹریکٹ منگواتے تھے اور انہوں نے قادیان آنے پر ہمیشہ ہی دعوتوں کے موقعہ پر اس امر کا اظہار کیا کہ ہر مربی کے لئے اساسی طور پر عربی زبان کا جاننا بلکہ اس کا بولنا لازمی امر ہے ان کے آخری مرتبہ تشریف لانے پر جب کہ میں جامعہ احمدیہ میں بطور پرنسپل کام کرتا تھا۔ ہم نے متعدد مربیان کے اعزاز میں ایک دعوت دی اور ہر مربی سے درخواست کی کہ وہ موقعہ کے مناسب حال مختصر طور پر ایک ایک نصیحت طلباء کو فرمائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے جو نصیحت اس موقعہ پر کی وہ یہی تھی کہ ہونے والے مربیان کو عربی زبان میں [illegible] چاہیئے۔

میرے جامعۃ المبشرین آنے پر میں نے کوشش کر کے دوبارہ محترم مولوی نذیر احمد علی صاحب کے عارضی طور پر بطور پروفیسر جامعۃ المبشرین میں کام کرنے کی منظوری حاصل کی۔ میں یہ شہادت ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت مولوی صاحب نے جامعۃ المبشرین میں نہایت محنت، خلوص اور کامل محبت کے ساتھ طلباء کو پڑھایا ہے وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں اپنی صحت کی کمزوری کے باوجود اتنی محنت کرتے تھے کہ مجھے کئی دفعہ انہیں کہنا پڑا کہ آپ اتنی محنت نہ کریں۔ کچھ آرام کر لیں۔ مگر ہر دفعہ ان کا یہی جواب ہوتا تھا کہ یہ غیر ملکوں سے آئے ہوئے طالبِ علم ہیں۔ نہ معلوم ان کو پڑھنے کے لئے کتنا وقت ملے اور پھر ہم ان کو پڑھا سکیں یا نہ پڑھا سکیں یہ لوگ اپنے اپنے ملکوں میں جا کر سلسلہ کے نمائندہ بننے والے ہیں۔ اس لئے جتنی محنت ہو سکے ہمیں ان کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ حضرت مولوی صاحب اپنی جلیل القدر خدمات کی وجہ سے ہماری نگاہوں میں خاص احترام رکھتے تھے۔ لیکن وہ ہمہ نظام کی پابندی میں وہ ایک بہترین نمونہ تھے۔

ابھی وہ جامعۃ المبشرین میں پڑھایا کرتے تھے کہ معلوم ہوا کہ انہیں ایک خاص ضرورت کے پیشِ نظر مغربی افریقہ بھجوایا جانے والا ہے۔ انکی صحت کمزور تھی اور بظاہر لمبے عرصہ کے لئے سفر کے قابل نہ تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے محبوب آقا کا ایماء پا کر فوراً رختِ سفر باندھ لیا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں سفر کے لئے تیار ہو گئے۔ مجھے وہ نظارہ نہیں بھول سکتا۔ جب کہ وہ گاڑی پر سوار ہونے کے لئے اپنے رفقاء سے ملکر نہایت مستعدی اور جلال کے ساتھ دفتر جامعۃ المبشرین سے نکل کر سٹیشن کے لئے روانہ ہوئے تھے۔

حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کی زندگی نہایت غربت کی زندگی تھی۔ وہ نہایت صابر اور قانع انسان تھے۔ کبھی شکوہ شکایت زبان پر نہ لاتے تھے۔ اور اپنی طبعی غیرت کی وجہ سے کسی کی دی ہوئی امداد کو قبول کرنے کے لئے بھی تیار نہ ہوتے تھے وہ چاہتے تھے کہ جس طرح وہ خود دار ہیں۔ اسی طرح ان کے تمام شاگرد بھی خود دار ہوں۔ اور دین کی خدمت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے اجر کے سوا کسی اور معاوضہ پر نگاہ نہ رکھیں۔ ....

حضرت بانی سلسلہ نے تحریر فرمایا ہے:

"(ــــ) کہ جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً للہ جائے گا۔ پس وہ برگزیدوں میں سے ہو گا۔ اور اگر اسے موت آ گئی تو وہ خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والوں میں ہو گا۔"

(نور الحق حصہ دوم)

پس ہمارے محترم اور معزز بھائی نذیر احمد علی صاحب کی یہ مجاہدانہ موت ان کی (راہ خدا میں قربانی) ہے انہوں نے اپنی اس موت کے ذریعہ سے احمدی نوجوانوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ دین کی خدمت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے آمادہ رہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اولوالعزم مجاہد بھائی کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

(الفضل ۲۷ جون ۱۹۵۵ء)

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر میں بائیں طرف نسیم سیفی ان سے آگے ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے صدر مملکت نائیجیریا اور ان سے آگے حبشہ کے شہنشاہ ہیلی سلاسی اور کچھ اور لوگ دکھائی دیتے ہیں ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے کو نائیجیریا میں پریس لارڈ کہا جاتا تھا اس لئے کہ ان کی ذاتی کوشش سے وہاں پانچ روزنامے جاری تھے اور ان کے علاوہ کسی اور شخص کو یہ اعزاز حاصل نہیں تھا۔ امریکہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے واپس نائیجیریا آ رہے تھے تو راستہ میں کچھ عرصہ کے لئے غانا ٹھہرے۔ ان دنوں غانا میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی جماعت کے مقامی سربراہ تھے دونوں کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ تو نیمڈی ازکوئے نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر احمدیہ جماعت اخبار جاری کرے تو وہ بخوشی اس کی ادارت کے لئے تیار ہوں گے یہ بات میں نے اوروں سے بھی سنی تھی لیکن ایک دفعہ بحری جہاز میں ہم اکٹھے سفر کر رہے تھے تو ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے سے باتوں باتوں میں اس بات کا ذکر آ گیا اور انہوں نے بھی بڑے اعتماد اور یقین اور محبت کے ساتھ اپنی اس پیشکش کا ذکر کیا۔ جس موقعہ کی یہ تصویر ہے وہ شہنشاہ ہیلی سلاسی کی نائیجیریا میں آمد پر صدر مملکت کے محل میں ایک عشائیہ کی تقریب تھی۔ صدر مملکت اور ہیلی سلاسی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ میں کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ مجھے ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے نے آواز دی اور کہا "آئیے شہنشاہ سے ملئے" اور اس طرح ہیلی سلاسی سے ملنے کا موقعہ بنا۔

ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے نے نائیجیریا میں صحیح معنوں میں آزادی کے حصول اور جمہوریت کے قیام کے لئے کوششیں کیں۔ ان کے پاس اخبار بھی تھے اور تقریر کا بھی انہیں ملکہ تھا اور پھر وہ حصول آزادی کے آغاز ہی کے دن تھے۔ ان کی پارٹی جس کا نام این۔ سی۔ این۔ سی۔ تھا اس نے دوسرے لوگوں کو بھی اپنی پارٹی بنانے پر اکسایا اور انہی کی کامیابی کو دیکھ کر ایک اور شخص جو پہلے عام طور پر ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے کی تقریروں کی رپورٹنگ کیا کرتا تھا۔ ایک پارٹی بنانے کی طرف متوجہ ہوا وہ پارٹی تھی "ایکشن گروپ" اور بعد میں سب سے زیادہ این۔ سی۔ این۔ سی کی مخالفت اسی پارٹی نے کی۔ حتیٰ کہ ایکشن گروپ کے لیڈر ردبا فیمی آدولودو اور ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے کی آپس میں ٹھن گئی۔ اگرچہ حقیقتاً تو ایکشن گروپ کی مخالفت کا محور شمالی علاقہ تھا جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ تھی اور انہیں مسلمانوں سے چڑ تھی۔ وہاں پر سر سرڈاؤنا آف سکوٹو بہت طاقتور سیاستدان تھے ان کے ساتھ ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے کے بہت اچھے تعلقات تھے۔ حتیٰ کہ سرڈاؤنا نے ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے کو گھوڑوں کا تحفہ پیش کیا جو ایک نہایت محبت بھری روایت سمجھی جاتی ہے۔

ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے سے کئی دفعہ ملاقات کا موقعہ ملا۔ ان کی پریس کانفرنسوں میں بھی شرکت کی۔ ان کی سیاسی مہمات کو غور سے دیکھا لیکن ایک بات جو زیادہ پسندیدہ نظر نہ آئی وہ یہ تھی کہ ان کی سیاسی پارٹی کے بعض اراکین نے پاکستان کے خلاف لکھنا شروع کر دیا۔ دراصل وہ پاکستان کے خلاف نہیں تھے۔ بلکہ اس خیال کی مخالفت کرتے تھے کہ ملک کو تقسیم کیا جائے ایکشن گروپ کے متعلق خیال یہ تھا کہ یہ مغربی حصے کو الگ کروانا چاہتے ہیں جبکہ ازکوئے سارے ملک کو اکٹھا رکھنے پر تلے ہوئے تھے ان کے بعض نامہ نگار اور مضمون نگار اپنے آپ کو اینٹی پاک کہا کرتے تھے۔ ان کے اخبار ویسٹ افریقین پائلٹ اور بعض دیگر اخبارات میں بھی اینٹی پاک کے نام سے بعض لوگ مضامین شائع کرتے تھے۔ چنانچہ اسی فضا میں میں نے وہ مضمون لکھے اور پاکستان کا دفاع کیا جن کو مرتب کر کے اور ان میں وہ مضامین شامل کر کے جو پائلٹ اور دوسرے اخبارات میں چھپتے تھے ایک کتاب شائع کی جس کا نام ہے ان ڈیفنس آف پاکستان (IN DEFENCE OF PAKISTAN)

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی، حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

اس صدی کا جنگی مجرم

امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل ریمزے کلارک (RAMSAY CLARK) نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا ہوا ہے جو عالمی جنگی جرائم کی تحقیقات کرتا ہے۔ اس کا صدر دفتر نیو یارک میں ہے۔ اب اس کمیشن کے دو اراکین نے صدر جارج بش کے متعلق کہا ہے (اور ان کے ساتھ ان کی انتظامیہ کا بھی ذکر کیا ہے) کہ انہوں نے اس صدی کے سب سے بڑے جنگی جرائم کا ارتکاب کیا ہے اور یہ بات ہے خلیج کی جنگ کی۔ مسٹر بل ڈورس (BILL DOARES) جن کا تعلق امریکہ سے ہے اور مسٹر ہیوز سٹیفنز HUGHES (STEPHENS) جن کا تعلق انگلستان سے ہے نے جارج بش انتظامیہ کے خلاف انیس الزامات لگائے ہیں اور نائب صدر ڈان کوئیل سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر۔ سیکرٹری دفاع ڈک چینی اور جنرل نارمن شوارزکوف کو ولیم ویبسٹر اور کولن پاول کے علاوہ بش کا بھی نام لیا گیا ہے ان دونوں نے وکلاء رپورٹرز اور انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والوں کے ایک اچھے خاصے مجمع سے گذشتہ روز یہ باتیں کہیں۔ اور انہیں بتایا کہ انہوں نے کینیڈا۔ بلجیم۔ انگلستان۔ مصر اور ترکی کا دورہ کر کے شواہد اکھٹے کئے ہیں۔ انہوں نے اس مجمع کو یہ بھی بتایا کہ الزامات جو پیش کئے گئے ہیں وہ پبلک اور نجی دستاویزات اور دفتری دستاویزات اور ان لوگوں کے اقرار پر مبنی ہیں جنہوں نے ان مظالم کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ یہ شواہد حاصل کرنے کے لئے عراق اور مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک میں لوگوں سے انٹرویو لئے گئے۔

اور یہ انٹرویو خاص طور پر اس وقت لئے گئے جب کہ عراق پر بم گرائے جا رہے تھے۔ اور بم گرائے جانے کے بعد بھی انٹرویو لئے گئے۔ ان دنوں ویڈیو ٹیپس بھی تیار کئے گئے اور اخبارات نے جو تجزیے کئے انہیں بھی سامنے رکھا گیا۔ ان تمام شواہد نے اس بات کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ یہ وحشیانہ افعال خلیج کی جنگ کے دوران سرزد ہوئے اس جنگ میں تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار افراد جن میں فوجی اور شہری شامل ہیں۔ ہلاک ہوئے۔ اور ان کے علاوہ متعدد قسم کی تنصیبات تباہ کی گئیں ایک بات جو سامنے آئی ہے یہ ہے کہ جنگ بندی کے بعد بھی شہریوں کو ہلاک کرنے سے گریز نہیں کیا گیا۔ اس سلسلے میں جنگ کے خاتمے کے بعد فوجی گاڑیوں کو تباہ کرنے کا واقعہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ تباہ شدہ گاڑیاں عراق تک پہنچنے والے راستے پر ۶۰ میل تک دیکھی گئیں۔ ان گاڑیوں پر بمباری کے دوران کسی شخص کے بچ نکلنے کا پتہ نہیں چلا۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ شائد ہماری تاریخ میں ایک دن میں اتنے زیادہ آدمی کبھی ہلاک نہیں ہوئے۔ کمیشن نے یہ بھی بتایا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے ایک لاکھ دس ہزار دفعہ ہوائی حملے کئے جن میں اٹھاسی ہزار ٹن بم گرائے گئے اور یہ اس تباہی سے جو ہیروشیما میں کی گئی سات گنا زیادہ تھی۔ ان گرائے جانے والے بموں میں سے ۹۳ فی صدی بم تیس ہزار فٹ کی بلندی سے گرائے گئے۔ جس کے نتیجے میں فوجی مراکز ٹیلیفون اور ٹیلیگراف جیسی تنصیبات تباہ ہوئیں اور جہاں پر کھانے پینے کی چیزوں کا اہتمام کیا جاتا تھا منڈیوں اور ہسپتال ریلوے اور روڈ ٹرانسپورٹ اور لوگوں کی ذاتی جائدادیں بھی تباہ ہو گئیں۔ کمیشن نے اس بات کا بھی اپنے بیان میں ذکر کیا ہے کہ اتحادیوں نے ایسے اسلحہ بھی استعمال کئے جو آگ لگا سکتے تھے۔

کمیشن کے ان اراکین نے یہ بھی بتایا ہے کہ کویت میں تیل کے جن کنوؤں کو آگ لگائی گئی تھی۔ وہ دراصل اتحادیوں نے لگائی تھی نہ کہ عراقی فوجیوں نے کویت سے واپسی کے وقت امریکیوں نے اس دوران جو بم پھینکے تھے تاکہ بھاگتے ہوئے عراقی فوجیوں کو ہلاک کیا جائے وہ اس قدر زیادہ تھے کہ نہ صرف کویت میں بلکہ عراق میں بھی تیل کے بعض کنوؤں کو آگ لگ گئی مسٹر بل ڈورس DOARES نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ ان کے پاس خاصے زیادہ شواہد موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بش انتظامیہ نے خلیج کی جنگ لڑنے کا اس وقت سے خاصا عرصہ پہلے فیصلہ کر لیا تھا جب عراق کا پہلا فوجی کویت میں داخل ہوا۔

یورپ میں شرح پیدائش

اقوامِ متحدہ کا کہنا ہے کہ جب کہ ساری دنیا میں شرح پیدائش بڑھ رہی ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ دس سالوں میں ایک ارب اور افراد موجود ہوں گے (یہ تعداد چین کی موجودہ آبادی کے برابر ہے) اس وقت دنیا میں دو لاکھ پچاس ہزار بچے روزانہ پیدا ہو رہے ہیں۔ لیکن اسکے بالمقابل یورپ میں شرح پیدائش خاصی کم ہوتی جا رہی ہے۔ اسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ خواتین اپنی ملازمت کے پیشِ نظر شادی بھی دیر سے کرتی ہیں۔ اور شادی ہو جانے کے بعد ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ بچوں کی پیدائش بھی دیر سے شروع ہو۔ اسکے لئے انہیں بعض امدادی اشیاء بھی مل جاتی ہیں۔ جو بچوں کی پیدائش کو روکنے کے کام آتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ شرح پیدائش گذشتہ تیس سال سے مقابلہ کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ۱/۲ کم ہو گئی ہے۔ گذشتہ روز برطانیہ میں فیملی پالیسی سٹڈیز سنٹر نے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جسمیں کہا گیا ہے کہ یورپین کمیونٹی میں اس سال ۱۴ ملین یعنی چودہ لاکھ بچے کم پیدا ہوئے۔ اور یہ اس بات کا بھی نتیجہ ہے کہ عورتوں میں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت کم ہو گئی ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ ہر عورت اب ایک بچہ کم پیدا کر سکتی ہے۔ برطانیہ میں ایسے خاندان جہاں تین بچے موجود ہیں ۱۹۶۰ء کے مقابلے میں اب نصف ہو گئے ہیں۔ کیونکہ والدین کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ ان کے ہاں دو بچے ہی کافی ہیں۔ بچے پیدا کرنے کی صلاحیت برطانیہ میں ۲ء۱ سے ۱ء۸ کم ہو چکی ہے۔ ۲ء۱ شرح پیدائش ہو تو موجودہ آبادی کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔ ورنہ اس سے آبادی کم ہو جائے گی۔ البتہ یورپین کمیونٹی کے دیگر گیارہ یورپین ممالک کی نسبت یہ شرح پیدائش کم ہے۔ اٹلی اور سپین میں ۱ء۳ جرمنی ۱ء۴ اور ہالینڈ میں ۱ء۶۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ موجودہ آبادی بڑھاپے کی طرف جا رہی ہے۔ اسکے نتیجے میں آئندہ ۲۰۔۲۰ سال تک ۲۰ سال سے کم عمر افراد پانچ میں سے صرف ایک ہو گا۔ اور ایک چوتھائی ساٹھ سے اوپر ہو گی۔

بہر حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کبھی یہ سمجھ نہیں پائی کہ آبادی کتنی ہونی چاہیئے۔ کہیں آبادی کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ضرورت سے زیادہ ہے۔ اور کہیں آبادی کو کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ اسکے لئے رزق اور ضروریاتِ زندگی ضرور مہیا کرے گا۔

حوادثات میں مدد

بنگلہ دیش میں گذشتہ دنوں جو طوفان آیا تھا جس نے بہت بڑے پیمانے پر تباہی مچادی تھی اس نے دنیا بھر کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ نہ صرف اپنے اپنے ملک میں ایسے حادثات سے بچنے کے لئے تدابیر کی جا رہی ہیں بلکہ یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ دنیا میں کہیں بھی ایسا حادثہ واقع ہو تو اسکے ساتھ دوسرے ممالک کو مدد کے لئے کس طرح ہاتھ بڑھانا چاہیئے۔ گذشتہ دنوں برطانیہ کی اوورسیز ڈویلپمنٹ کی وزیر مسز لنڈا چاکر نے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر بتایا کہ برطانیہ نے اس بات کا انتظام کیا ہے کہ دنیا میں کہیں بھی اور تیسری دنیا میں خاص طور پر کوئی حادثہ پیش آئے جس کے لئے بین المملکتی امداد کی ضرورت ہو تو برطانیہ اسکے لئے فوری طور پر آگے آکر اپنی مدد کا ہاتھ بڑھائے گا۔ اس سکیم کی تفصیل بتاتے وقت کہا کہ بنگلہ دیش عراق اور افریقہ کے ممالک خاص طور پر پیش نظر ہیں۔ کیونکہ ان سب جگہوں پر ایسے حوادث پیش آچکے ہیں جہاں بین المملکتی امداد کی ضرورت پیش آئی ہے۔

یہ سکیم جو برطانیہ نے تیار کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تین درجوں میں اس پر عمل کیا جائے گا۔ پہلا درجہ تو یہ ہو گا کہ جونہی کسی ملک سے ایسی خبر ملے گی۔ برطانیہ اپنے کسی معروف اور معتمد شخص کو فوری طور پر اس ملک میں بھیجے گا تاکہ حادثے کا جائزہ لیا جا سکے کیونکہ جب تک حادثے کا صحیح جائزہ نہ لیا جائے اس وقت تک صحیح طور پر امداد دینا ممکن نہیں ہوتا۔ جس شخص کو اس طرح بھیجا جائے گا اسکی سفارشات پر امدادی سامان مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی اور فوری طور پر وہاں ایسی ٹیمیں بھیجی جائیں گی جو بلا تاخیر اپنا اپنا کام سنبھال لیں۔ اس بات کو بھی محسوس کیا گیا ہے کہ ایسے کاموں میں ایک لمحہ بھر کی تاخیر بھی مزید نقصان پہنچانے کا باعث ہو سکتی ہے۔ جتنی جلدی ایسے حادثات پر قابو پایا جائے اتنی ہی بات آسان بھی ہو گی اور مفید بھی۔ ایسے لوگ جو مختلف حادثات میں کوئی نہ کوئی مدد کر سکتے ہیں ان کی فہرست تیار رکھی جائے گی اور بغیر کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاخیر کے فوری طور پر انہیں حادثے کے ملک میں بھیجا جائے گا۔ حکومت کے پاس ان لوگوں کو رجسٹر کیا جائے گا اور انہیں بتایا جائے گا کہ انہیں کسی وقت بھی بلایا جا سکتا ہے اور وہ جا کر حادثے کے ملک میں مدد کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور یہ کام زیادہ تر رضاکارانہ کیا جائے گا۔ مسٹر چاکر نے بتایا کہ ایسے کاموں کے لئے مزید فنڈز فراہم کئے جائیں گے تاکہ جس وقت بھی ضرورت پیش آئے انہیں استعمال کر لیا جائے۔ کیونکہ اگر ضرورت پیش آنے پر فنڈز اکٹھے کرنے شروع کئے جائیں تو یقیناً اتنا وقت لگ جاتا ہے کہ حادثہ مزید نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔

مسٹر چاکر نے یہ بھی کہا کہ اس سلسلے میں برطانوی فوج سے بھی کام لیا جائے گا۔ جہاں بھی حادثے میں اسکی ضرورت پیش آئے گی بلا جھجک فوج کو وہاں بھجوانے کا انتظام کر دیا جائے گا۔ انجینئرز اور فائر فائیٹرز کو بھی تیار رکھا جائے گا۔

بنگلہ دیش کے طوفانی حادثے کیلئے اور کرد مہاجرین کیلئے اس قسم کی امداد پہلے پیش کی جا چکی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ برطانیہ کی حکومت اگلے سال اپنے بجٹ میں ان کاموں کیلئے زیادہ فنڈز مہیا کر سکے گی۔ بلکہ مسٹر لنڈا چاکر کا خیال ہے کہ اقوام متحدہ کی مشینری کو بھی ایسے کاموں کیلئے زیادہ چست ہو جانا چاہیئے۔ اقوام متحدہ اس پوزیشن میں بھی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے حادثے والے ملک کی امداد کر سکے۔ اسوقت برطانیہ اور جرمنی یہ مہم چلا رہے ہیں کہ اقوام متحدہ کو ایسے کاموں کے لئے زیادہ امداد دینے کی کوشش کرنی چاہیئے آخر ادارہ ساری دنیا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ تو ساری دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کے متعلق اسے نہ صرف غور کرنا چاہیئے بلکہ ہر ممکن بات جو وہ کر سکتا ہے اور کسی ملک کیلئے مفید ہے وہ کرنی چاہیئے۔

قائدِ اعظم اکیڈیمی

قائد اعظم اکیڈیمی نے گذشتہ ۱۴ اگست کی تقریبات کے سلسلے میں بابائے قوم کی ان تقریروں کو شائع کیا جو انہوں نے ہندوستانی لیجسلیٹو اسمبلی میں ۱۹۳۵ سے ۱۹۴۷ء تک کی تھیں۔ ان تقاریر کی ایڈیٹنگ کا کام ڈاکٹر وحید احمد نے جو اکیڈیمی کے ڈائریکٹر ہیں۔ کیا۔ ان تقاریر کا متن ان سرکاری رپورٹوں سے لیا گیا ہے جو ہندوستان کی حکومت نے شائع کی تھیں۔ اکیڈیمی نے اس موقعہ پر قائد اعظم کی پانچ منتخب تقریروں کا مجموعہ بھی شائع کیا ہے جسکا عنوان ہے "قائد اعظم کی تقاریر۔ آپ کا نظریہ پاکستان"۔ اس کتاب کو انگریزی اردو اور سندھی میں شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح اکیڈیمی نے تحریک خلافت ۲۴-۱۹۲۰ء کا ترجمہ بھی شائع کیا ہے۔ یہ کتاب اول ترکی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اور اسکے لکھنے والے ایک ترک عالم پروفیسر میم کمال اوکے تھے امید ہے یہ کتاب تحریک خلافت پر خاصی روشنی ڈالے گی۔ اور شائد اسی تناظر میں ہندوستان میں جو تحریک خلافت چلی۔ اسکے بھی کئی گوشے سامنے آئیں گے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

قادیان سے پاکستان آمد اور مسلم لیگ کی تائید میں بھرپور جدوجہد — ۱۹۴۷ء
نئے مرکز ربوہ کا افتتاح — ۱۹۴۸ء
ربوہ میں حضور کی مستقل رہائش — ۱۹۴۹ء
جامعہ نصرت کا قیام — ۱۹۵۱ء
حضور پر قاتلانہ حملہ — ۱۹۵۴ء
قرآن کریم کے ڈچ ترجمہ کی اشاعت — ۱۹۵۴ء
بیماری کا حملہ اور دوسرا سفرِ یورپ — ۱۹۵۵ء
تحریک وقفِ جدید کا آغاز — ۱۹۵۸ء
قرآن کریم کے جرمنی ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت — ۱۹۵۹ء
نگران بورڈ کے قیام کی منظوری — ۱۹۶۰ء
حضور کی امامت کے پہلے پچاس برس پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور اظہارِ تشکر اور دعائیں — ۱۹۶۴ء
حضور کا وصال ۸ نومبر ۱۹۶۵ء
بروز دوشنبہ صبح دو بجکر بیس منٹ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعایتِ اسباب بھی ضروری ہے کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے۔ لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ ان کو خدا کا شریک بنا دے بلکہ ان کو بطور خادم سمجھے۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

یہ ایک اچھی خاصی لفظی جنگ تھی اور اسی جنگ کی وجہ سے بعض لوگ یہ سمجھنے لگے تھے کہ مجھے پاکستانی حکومت کی طرف سے بھی کوئی سفارتی عہدہ ملا ہوا ہے۔ چنانچہ جب ہمارے ہائی کمشنر خواجہ شہاب الدین صاحب نائیجیریا پہنچے اور وہ نائیجیریا کے عمائدین سے ملے تو تقریباً ہر شخص نے اس بات کا ذکر کیا کہ ہم تو آج تک یہی سمجھتے رہے ہیں کہ مسٹر سیفی پاکستان کے نمائندہ ہیں۔ خواجہ شہاب الدین ہمارے دوست بھی تھے انہیں یہ بات سن کر خوشی بھی ہوئی اور ایک لحاظ سے یہ بھی محسوس کرتے کہ نائیجیریا میں پاکستانی ہائی کمشنر کو بہت پہلے آ جانا چاہیئے تھا تاکہ وہ بھی ان باتوں کا جواب دیتے جو پاکستان کے خلاف کی جاتی تھیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ بھارت کے سفارت خانے کی طرف سے پاکستان کے خلاف خاص طور پر کشمیر کے سلسلے میں کوئی نہ کوئی مضمون چھپ جاتا تھا جس کا جواب یا تو میری طرف سے اخبارات میں چھپتا تھا۔ یا میری بیٹی جمیلہ بشریٰ کی طرف سے بہرحال ہیلی سلاسی سے اس ملاقات کے دوران بعض دلچسپ باتیں بھی ہوئیں اور ان کا بیشتر حصہ ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے کی طرف سے شروع ہوتا تھا۔ وہ جماعت سے بھی خوب واقف تھے اور میرے ساتھ بھی جہاں تک ممکن تھا دوستی کا تعلق رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دفعہ ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے کو لکھا کہ آپ کے ایک مضمون میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ پاکستان کا مطلب ملک کی تقسیم ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ تو ان کی طرف سے مجھے جواب ملا کہ آکسفورڈ ڈکشنری کے ایڈیشن میں آپ دیکھیں وہاں یہی بات لکھی ہوئی ہے۔ یہ بات پہلے میرے سامنے کبھی نہیں آئی تھی۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے کا خط پا کر آکسفورڈ یونیورسٹی کو لکھا کہ انہوں نے اپنی ڈکشنری میں غلط بیانی کی ہے۔ پاکستان کا مطلب ہرگز تقسیم ملک نہیں ہے۔ بے شک تقسیم ملک کے نتیجے میں پاکستان قیام میں آیا ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اگر کسی ملک کو تقسیم کیا جائے تو آپ اسے پاکستانی پالیسی کا باعث سمجھیں۔ بعد میں آکسفورڈ ڈکشنری کے جو ایڈیشن شائع ہوئے ان میں سے یہ بات حذف کر دی گئی تھی۔

ڈاکٹر نیمڈی ازکوئے نے خود بھی شہنشاہ ہیلی سلاسی کو احمدیہ جماعت کے متعلق بعض ضروری کوائف سے آگاہ کیا۔ ابھی دو چار روز ہی ہیلی سلاسی کو آئے ہوئے ہوئے تھے کہ انہیں پتہ چلا کہ ان کے ملک میں بغاوت نے سر اٹھایا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا پروگرام منسوخ کر کے واپس چلے گئے۔ بغاوت ختم ہو گئی اور کچھ عرصہ کے بعد وہ پھر نائیجیریا آئے لیکن اس دفعہ واپسی پر ان کا اپنا خاتمہ کر دیا گیا اور نئی حکومت تشکیل دے دی گئی۔

ماں باپ سے محبّت

ماں باپ کی بے لاگ محبت مرا ایمان
ان دونوں کی میں جان ہوں یہ دونوں مری جان

بہبود مری، ماں کی محبّت کا تقاضا
اور باپ کی فطرت، کہ بڑھائے وہ مری شان

ہے ماں کی ہر اک بات سبق، لمحہ بہ لمحہ
اور نیک نمونہ ہے مرے باپ کی پہچان

ہے فکر انہیں میرے سنورنے کی ہمہ وقت
رہتی ہے نظر ان کی مرے حال پہ ہر آن

معلوم ہے ان کو مری تعلیم کا انداز
وہ دیکھنے جاتے ہیں مرا کھیل کا میدان۔

ہر نیک ارادے کی وہ تکمیل کے خواہاں
ہے ان کی تمنّا کہ ہوں پورے مرے ارمان

ماں باپ ہوں ایسے تو نسیم آپ بتائیں
ان دونوں کا میں کیوں نہ رہوں تابعِ فرمان

"آنکھوں کی ٹھنڈک"

ذیابیطس کے مریضوں کیلئے خوراک کے متعلق تجاویز

- یک ہی مقدار کے ۲ یا ۳ کھانے دن میں آہستہ اور چبا کر کھائیے۔
- زیادہ ریشے والے کھانے مثلاً بغیر چھنے آٹے کی روٹی۔ سبزی اور پھل وغیرہ کا استعمال کیجئے۔
- گھی۔ مکھن یا تیل میں پکے کھانوں سے پرہیز کیجئے۔
- چکنائی سے مبرّا دودھ استعمال کیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ المصور سمیع

بینائی کا کمزور ہونا

اکثر لوگوں کو نظر کی کمزوری کی شکایات رہتی ہیں۔ جس کا علاج بر وقت ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ خاص کر بچوں میں نظر کی کمزوری کی اقسام ہیں جن میں

دور کی نظر کا کمزور ہونا: (ایک یا دونوں آنکھوں کی نظر کمزور ہو جاتی ہے)۔

نزدیک کی نظر کا کمزور ہونا: (ایک یا دونوں آنکھوں کی نظر کمزور ہوتی ہے)

۴۰ سال کے بعد نزدیک کی نظر کا کمزور ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ ۴۰ سال کے بعد دونوں آنکھوں کی نظر کمزور ہوتی ہے۔ یہ ایک قدرتی تبدیلی ہے جو ہر شخص خواہ وہ عورت ہو یا مرد ضرور ہوگی۔

دور کی نظر کا کمزور ہونا

عموماً آنکھ کا سائز چھوٹے ہونے کی وجہ سے دور کی نظر کمزور ہوتی ہے۔ یہ بچوں میں بہت عام ہوتی ہے۔ کیونکہ بچوں کی آنکھ کا SIZE بہت چھوٹا ہوتا ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ اور جسم کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ آنکھ کی بناوٹ میں تبدیلی آتی رہتی ہے اور نظر ٹھیک ہو جاتی ہے دور کی نظر کمزور ہونے کی اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔ مگر وہ عام نہیں ہیں۔

علامات

مریض کو دور کی چیزیں صاف دکھائی نہیں دیتیں۔ وہ آنکھوں کو سکیڑ کر دور کی چیزیں دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

* سر میں ہر وقت درد رہتا ہے۔
* آنکھوں میں درد محسوس ہوتا ہے۔
* مریض ہر وقت تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔

علاج

بچوں میں عموماً کسی علاج کی ضرورت نہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ نظر ٹھیک ہو جاتی ہے۔ البتہ بڑوں کو فوراً ڈاکٹروں سے رجوع کر کے مکمل معائنہ کروانے کے بعد نظر کا چشمہ ضرور لے لینا چاہئے اور اس کا باقاعدگی سے استعمال بھی کرنا چاہئے۔

نزدیک کی نظر کی کمزوری

عموماً آنکھ کے بڑے SIZE کی وجہ سے نزدیک کی نظر کمزور ہوتی ہے۔ اس کی صحیح وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی مگر یہ تکلیف موروثی ہوتی ہے۔

علامات

نظر بہت تیزی سے کمزور ہوتی ہے۔ نزدیکی نظر خراب ہو جاتی ہے چیزیں دھندلی نظر آتی ہیں۔ مریض بہت ہی نزدیک ہو کر چیزیں پڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ کئی دفعہ آنکھ کے اندرونی پردے کو بھی نقصان ہونے کا خطرہ ہوتا ہے جس سے اندرونی پردے میں سوراخ اور رگڑنے کا خطرہ شامل ہیں۔ جس کی وجہ سے مریض نظر سے محروم بھی ہو سکتا ہے۔

علاج

بڑوں اور بچوں کو فوراً ڈاکٹر کو دکھانا چاہئے اور مکمل معائنہ کے بعد عینک لے کر باقاعدگی سے استعمال کرنی چاہئے۔

۴۰ سال کے بعد نزدیکی نظر کا کمزور ہونا

PRESBOPIA

نزدیک کی عینک ۴۰ سال کے بعد تقریباً ہر مرد اور عورت کو لگ جاتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں خواتین نظر کی عینک استعمال کرنے سے کافی گھبراتی ہیں اور اس وجہ سے انہیں نزدیک کا کام کرتے ہوئے بہت مشکل ہوتی ہے۔ جس میں مشین کا کام، سوئی میں دھاگہ ڈالنا وغیرہ شامل ہیں۔

علامات

سر میں ہر وقت درد محسوس ہوتا رہتا ہے۔ نزدیک کا کام کرنے سے آنکھوں اور سر کی درد میں اضافہ ہو جاتا ہے پڑھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ الفاظ دھندلے نظر آتے ہیں اور اگر کتاب کو دور کر لیں تو الفاظ صاف نظر آنے لگتے ہیں۔

نظر کی کمزوری کی وجہ سے پٹھوں میں بھی درد رہتا ہے۔

یہ سب تکالیف شام کو زیادہ ہو جاتی ہیں کیونکہ شام کو لائٹ کی کمی کی وجہ سے پتلی پھیل جاتی ہے اور نظر پر اس وجہ سے زیادہ اثر پڑتا ہے۔

علاج

عینک کا باقاعدگی سے استعمال کرنا چاہئے۔ تقریباً ہر ۵ سال کے بعد عینک کا نمبر بدلتا ہے۔ اسے باقاعدگی سے چیک کرواتے رہنا چاہئے۔

عورتوں کو نظر کی عینک لگاتے ہوئے بالکل گھبرانا نہیں چاہئے۔ کیونکہ ۴۰ سال کے بعد یہ ایک ضرورت ہو جاتی ہے۔

عینک صرف نزدیکی کام کیلئے ہی استعمال کریں (یا جس طرح بھی آپ کا نمبر ڈاکٹر نے تجویز کیا ہے)

اس کے علاوہ کچھ اور باتیں قارئین کے لئے عرض ہیں۔

* عینک کا ایک نمبر ہمیشہ فوٹو اسٹیٹ کروا کے اپنے پاس احتیاط سے سنبھال کر رکھیں کیونکہ دوبارہ ڈاکٹرز کے پاس جانے کے لئے پچھلا سارا ریکارڈ لے کر جانا چاہئے
* بچوں اور بڑوں کو ہر چھ مہینے کے بعد آنکھوں کا باقاعدگی سے معائنہ کروانا چاہئے (اگر نظر کمزور ہو)
* شکر (DIABETES & HYPER-TENTION) اور بلڈ پریشر کی وجہ سے آنکھوں کو نقصان پہنچنے کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے باقاعدگی سے ڈاکٹر سے آنکھوں کا معائنہ کروانا چاہئے۔
* بچوں کو ہمیشہ صحیح روشنی میں پڑھنے کی عادت ڈالیں۔
* لیٹ کر پڑھنے سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔
* عینک کو ہمیشہ کور میں رکھنا چاہئے استعمال سے پہلے صاف کرنا چاہئے۔
* TISSUE PAPER سے صاف کرنے سے عینک پر لکیریں پڑ جاتی ہیں اور کچھ عرصے بعد شیشے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔
* عینک کا فریم وہی بنوانا چاہئے جو چہرے پر بھلا معلوم ہو۔ خاص کر بچوں کو۔ کیونکہ اگر فریم بچے کے چہرے پر سوٹ نہ کرے تو وہ عینک استعمال نہیں کرتے۔ جس سے معالج اور والدین دونوں کو علاج کے لئے مشکل ہوتی ہے (یہ شکایت فریم کے متعلق اکثر بچے ڈاکٹرز سے کر دیتے ہیں)۔
* عینک کے مستقل استعمال سے ناک کی جلد پر نشان پڑ جاتے ہیں۔ شام کو اس پر ہلکی سی کریم لگا کر مالش کر لینی چاہئے اور گھبرانا نہیں چاہئے۔
* کئی قسم کی ادویات کا استعمال بھی آنکھوں کو کمزور کر سکتا ہے۔ اس لئے دوائیوں کا استعمال ڈاکٹر کی ہدایت کے بعد ہی کرنا چاہئے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

چل پڑو گے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی راہ ہے اور پھر تمہیں حقیقی بلندی نصیب ہوگی۔ قرآن کریم میں آسمان کے مضمون کے ساتھ ایک اونٹ کا مضمون بھی باندھا گیا ہے۔ چنانچہ دوسری رکعت میں جو سورۃ ہم تلاوت کرتے ہیں۔ اس میں یہ مضمون اکٹھا آیا ہے۔ اس کے متعلق ایک دفعہ میں نے خطبے میں کچھ روشنی ڈالی تھی لیکن قرآن کریم کی آیات تو لامتناہی ہیں۔ اب جو میں مضمون بیان کر رہا ہوں اس کا بھی اس کے ساتھ ایک تعلق ہے۔ آسمان کی بلندی اونٹوں کو حاصل نہیں ہوا کرتی۔ تمہیں غور کرنا چاہیے۔ آسمان کی بلندی خدا کے عاجز بندوں کو حاصل ہوا کرتی ہے۔ پس رفعتیں حاصل کرنی ہیں تو اونٹوں پر بیٹھ کر رفعتیں نہیں ملیں گی۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ دنیا کی ان سواریوں کے مالک ہو جاؤ۔ بلند سواریوں پر دوڑنے لگو تو تم بہت ہی عظیم الشان وجود بن جاؤ گے بلکہ حقیقی رفعتیں عجز سے حاصل ہوتی ہیں۔ اونٹ کے متعلق دوسری جگہ جو فرمایا کہ وہ داخل ہی نہیں ہو سکتا تو اونٹ پر بیٹھا ہوا کہاں سے داخل ہو جائے گا۔ یہ مضمون ہے جس پر غور کی طرف دعوت دی گئی ہے کہ اونٹ ہے تو بڑا اونچا جانور۔ تیز دوڑ بھی لیتا ہے اچھا بھلا لیکن ٹیڑھا ہے اور تم اگر اونٹ کی راہ اختیار کرو گے تو تم متکبر بن جاؤ گے۔ پس فرمایا..... اس وقت تک ایسا شخص داخل نہیں ہو سکتا جب تک چھوٹا نہ ہو جائے اور اپنے نفس کے اونٹ کو وہ اور مختصر اور مختصر کرتا چلا جائے یہاں تک کہ وہ ہلاکت کے مقام تک پہنچ جائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ اپریل ۱۹۹۰ء)

مضمون نگار حضرات سے گذارش

اگر آپ کوئی بات صرف ہم تک پہنچانا چاہتے ہیں تو بے شک شکستہ خط میں لکھیے، لیکن اگر آپ نے اپنا مضمون الفضل میں شائع کروانا ہے تو رول دار کاغذ پر لکھیے اور صفحہ کے ایک طرف حاشیہ بھی چھوڑ دیجیے، یہ بات ہمارے لئے بھی آسانی پیدا کرے گی۔ اور آپ کے لئے بھی مفید رہے گی۔ کیونکہ کسی غلطی کا امکان نہیں رہے گا۔ اور مضمون کا۔ ترمیم کے ساتھ ہی سہی۔ چھپ جانا بھی ممکن ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی یاد میں غرق رہنا ہی اصل انسانیت ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"ذکر الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔ یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں۔ ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔

اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی۔ کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۴ - ۲۵۵)

جیسا اثر دُعا میں ہے ویسا اور کسی شے میں نہیں ہے (حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ

اوقات کار: ۲½ شام تا ۷ بجے

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اندرون پاکستان الفضل کے خریداران کے خریداری نمبر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ طبع شدہ چٹ پر جو خریداری نمبر درج ہے وہ نیا خریداری نمبر ہے۔

(مینیجر)

گائے بھینس گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

وٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ لاہور کراچی فون ۶۰۶ ۶۰۷

ملکی خبریں

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۸ نومبر کو ہونے والے بلدیاتی انتخابات سے پہلے بلدیاتی اداروں کو نہیں توڑا جائے گا۔ بلدیاتی اداروں میں دوہری رکنیت پر پابندی قائم رہے گی۔

○ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر غلام حیدر وائیں نے ایم پی اے ذوالفقار اعوان کو اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ نے سروسز کو اپریٹو کریڈٹ کارپوریشن کے چیئرمین کی حیثیت سے کروڑوں روپے کی امانتوں میں شدید مجرمانہ بے ضابطگیاں کیں کیوں نہ آپ کو پارٹی سے نکال دیا جائے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ سیاستدان غنڈوں کی مدد سے اسمبلیوں تک پہنچتے ہیں۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں کو جماعت اسلامی کے تحت ہونے والے جلسے سے خطاب کی دعوت دی۔

○ سابق وزیر داخلہ مسٹر زاہد سرفراز کو مسلم لیگ سے نکال دیا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو پر قاتلانہ حملے کے خلاف مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے لاہور میں پولیس پر مظاہرین نے پتھراؤ کیا پنجاب بنک کی عمارت کے علاوہ متعدد دیگر دکانوں کو بھی نقصان پہنچا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ میں شہری غلاموں کی سی زندگی گذار رہے ہیں۔ انہوں نے بہاریوں کو واپس لانے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ان کو واپس لایا گیا تو پاکستان ایک بار پھر بٹوارے کے عمل سے گذرے گا۔

○ وزیر اعظم نے آزاد کشمیر میں نیلا بٹ کے مقام پر ایک زبردست جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھارتی رہنماؤں کو بتا دیا ہے کہ مسائل جنگ سے نہیں بلکہ مذاکرات سے حل ہوں گے۔

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں ہر قسم کی

جائیداد کی خرید و فروخت

ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۰

غیر ملکی خبریں

○ روس میں صدر گورباچوف کے خلاف جو آئینی بغاوت فوج اور کٹر کمیونسٹوں نے کی تھی وہ ناکام ہو گئی ہے اور صدر گورباچوف کو ان کی رہائش گاہ سے جہاں وہ نظر بند تھے واپس ماسکو لایا گیا ہے۔ صدر گورباچوف نے ماسکو واپسی کے بعد ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حالات دوبارہ میرے قابو میں آگئے ہیں اور میں ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اپنے معمول کے فرائض سرانجام دینا شروع کر دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ سوویت یونین کی خارجہ پالیسی ماضی کے مطابق برقرار رہے گی اور باغیوں پر مقدمے چلائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میری برطرفی ایک غیر قانونی عمل تھا جو اب ختم ہو گیا ہے۔

○ صدر گورباچوف کی حکومت کا تختہ الٹنے والے ریاستی کمیٹی کے آٹھوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تاہم مغربی ذرائع ابلاغ کا بیان ہے کہ یہ افراد گرفتار نہیں ہوئے بلکہ فرار ہوئے ہیں۔ انقلاب لانے والے آٹھوں افراد کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ وہ فرار ہونے کے لئے ہوائی اڈے کی طرف جا رہے تھے کہ رشین فیڈریشن کے صدر مسٹر بورس یلسٹن نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ہوائی اڈے کی طرف جانے والے تمام راستے بند کر دیں اس طرح عوامی کوشش کے نتیجے میں باغیوں کو جن میں قائمقام صدر بھی شامل ہیں گرفتار کر لیا گیا۔

○ گورباچوف کی حکومت کا تختہ الٹے جانے کے بعد قائمقام صدر مسٹر یلسٹن نے نمایاں جدوجہد کی قائمقام صدر کی طرف سے ان کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں۔ ان کے جاری کردہ کئی فرمان خلاف آئین قرار دے کر کالعدم قرار دیئے گئے۔

○ رومانیہ میں بھارتی سفیر پر سکھوں نے حملہ کیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔

پتہ